سوال

ولیمہ کی شرعی حیثیت اور طریقہ

جواب

کیا ولیمہ کے لئے جماع شرط ہے کیا ولیمہ کرنے کے لئے دولہا و دولہن کا آپس میں ملاپ ضروری ہے۔؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اول : افضل تو یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا اور پیروی کرتے ہوئے ولیمہ رخصتی اور دخول کے بعد کیا جائے، لیکن اگر ایسا کرنا میسر نہ ہو تو پھر دخول سے قبل یا پھر عقد نکاح کے وقت یا عقد نکاح کے بعد بھی ولیمہ کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس معاملہ میں وسعت پائی جاتی ہے، اور پھر انسان کو اپنے علاقے کے رواج کا خیال کرتے ہوئے اس پر عمل کرنا بہتر اور اولیٰ ہے؛ اس لیے کہ اس کی کوئی شرعی نص نہیں ملتی جو اس کے وجوب پر دلالت کرتی ہو یا پھر کسی محدود وقت کے استحباب پر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں : "ولیمہ کے وقت میں سلف رحمہ اللہ کا اختلاف ہے کہ آیا یہ عقد نکاح کے وقت ہوگا یا پھر دخول کے وقت یا دخول کے بعد، یا کہ اس کے لیے وسعت ہے کہ عقد نکاح سے شروع ہو کر دخول ہونے تک کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے، اس میں کئی ایک اقوال پائے جاتے ہیں " انتہیٰ (دیکھیں : فتح الباری (230/9) اور امام صنعانی رحمہ اللہ کہتے ہیں : " شافعیہ میں سے ماوردی نے بیان کیا ہے کہ ولیمہ دخول کے وقت کیا جائے گا اور امام سبکی رحمہ اللہ کہتے ہیں : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے منقول ہے کہ ولیمہ کا وقت دخول کے بعد ہے لگتا ہے سبکی رحمہ اللہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کے قصہ کی طرف اشارہ کر رہے کہ انس رضی اللہ تعالی تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ تعالی عنہا سے بنا کی تو دوسرے دن صبح لوگوں کو کھانے کی دعوت دی امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس حدیث پر "ولیمہ کا وقت" کا باب باندھا ہے " انتہیٰ (دیکھیں : سبل السلام (154/1) انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث امام بخاری رحمہ اللہ اور مسلم رحمہ اللہ نے درج ذیل الفاظ میں روایت کی ہے : "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا سے رات بنا کی اور صبح سورج اونچا ہونے کے بعد لوگوں کو کھانے کی دعوت دی ... " (صحیح بخاری حدیث نمبر : 4793)، صحیح مسلم حدیث نمبر : 1428) اور بخاری کے الفاظ یہ ہیں : " نبی کریم صلی اللہ و سلم نے زینت بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا سے (رات بنا کی) تو صبح لوگوں کو دعوت دی تو لوگوں نے کھانا کھایا " (صحیح بخاری حدیث نمبر : 5166) شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں : " زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی والی حدیث میں ولیمہ کا وقت اور اس کا طریقہ بیان ہوا ہے، جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ ولیمہ دخول کے بعد ہوگا " انتہیٰ (دیکھیں : الاختیارات (346) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں : " اس مسئلہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث صریح بیان کرتی ہے کہ ولیمہ دخول کے بعد ہے؛ کیونکہ انس رضی اللہ تعالی عنہ کا بیان ہے : " رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ تعالی عنہا سے بنا کی تو صبح لوگوں کو کھانے کی دعوت دی " بعض مالکی حضرات نے مستحب قرار دیا ہے کہ ولیمہ بناء کے وقت ہوگا اور ولیمہ کے بعد دخول کیا جائے گا، آج کل لوگوں کا عمل بھی اسی پر ہے " انتہیٰ (دیکھیں : فتح الباری : 231/9) اور مرداوی رحمہ اللہ کہتے ہیں : " اولیٰ اور افضل تو یہی قول ہے کہ ولیمہ کا وقت وسیع ہے جو عقد نکاح سے شروع ہو کر رخصتی کے ایام ختم ہونے تک رہتا ہے کیونکہ اس سلسلہ میں صحیح احادیث وارد ہیں، لیکن پوری خوشی اور سرور تو دخول کے بعد ہی ہے، لیکن یہ رواج بن چکا ہے کہ رخصتی اور دخول سے کچھ دیر قبل ولیمہ کیا جاتا ہے " انتہیٰ (دیکھیں : الانصاف (317/8) امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں : " باب ہے ولیمہ اور دعوت قبول کرنے کا حق، اور جو سات ایام وغیرہ میں ولیمہ کرے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یا دو دن مقرر نہیں کیے " حافظ رحمہ اللہ کہتے ہیں : " یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کے لیے کوئی معین وقت مخصوص نہیں فرمایا کہ وہ وقت واجب یا مستحب ہو، اسے اطلاق سے اخذ کیا گیا ہے اور دمیری رحمہ اللہ کہتے ہیں : " فقہاء کرام نے شادی کے ولیمہ کے وقت میں بحث نہیں کی، صحیح یہی ہے کہ یہ رخصتی اور دخول کے بعد ہے، شیخ سبکی کہتے ہیں : دخول کے بعد اور دخول سے قبل جائز ہے بغوی رحمہ اللہ کے بیان کے مطابق ولیمہ کا وقت وسیع ہے " (دیکھیں : النجم الوھاج (393/7) اور ابن طولون کہتے ہیں : " اقرب یہی ہے کہ اس سلسلہ میں عرف سے رجوع کیا جائے گا "

انتہیٰ (دیکھیں : فص الخواتم فیما قیل فی الولائم (44) اور شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں : "شادی کے ولیمہ کا وقت وسیع ہے، جو عقد نکاح سے شروع ہو کر شادی کے ایام ختم ہونے تک رہتا ہے" انتہی (دیکھیں : الملخص الفقھی (364/2) دوم : ولیمہ میں مدعوین کے لیے کوئی حد مقرر نہیں، بلکہ اس میں ولیمہ کرنے والے شخص کی استطاعت اور قدرت دیکھی جائے گی ابن بطال رحمہ اللہ کہتے ہیں : "ولیمہ حسب استطاعت آسانی کے ساتھ واجب ہے، اور اس میں مدعو کرنے کے لیے افراد کی کوئی حد اور عدد متعین نہیں کہ اس سے کم نہیں بلائے جاسکتے" انتہیٰ (دیکھیں : شرح صحیح البخاری (282/13) اور ایک مقام پر رقم طراز ہیں : "جو کوئی بھی ولیمہ کی دعوت میں زیادہ افراد بلائے گا وہ افضل ہے کیونکہ اس طرح نکاح کا اعلان زیادہ ہوگا، اور پھر جتنے زیادہ لوگ ہونگے اس کے مال و اہل میں برکت کی دعا بھی زیادہ ہوگی" انتہیٰ (دیکھیں : شرح صحیح البخاری (282/13) ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دار الافتاء محدث